مسجد بیت الامان کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب کا آغاز بسم اللہ الرحمان الرحیم سے فرمایا اور تمام مہمانوں کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ اس کے بعد **حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:**

سب سے پہلے میں اس موقع پر اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو آج سہ پہر ہماری نئی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ہمارے ساتھ شامل ہیں۔ آج کی یہ تقریب کوئی سیاسی یا دنیاوی تقریب نہیں ہے اور نہ ہی اس کے انعقاد کا مقصد دنیاوی معاملات پر بحث کرنا ہے۔ بلکہ یہ خالصتاً ایک مذہبی تقریب ہے جو ایک اسلامی جماعت کی طرف سے بنائی جانے والی ایک مذہبی عبادتگاہ یعنی 'مسجد بیت الامان' کے افتتاح کی تقریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ایک مسلّم حقیقت ہے کہ ہم اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہے ہیں اور دنیا کا مستقبل بتدریج غیر یقینی ہوتا چلا جا رہا ہے۔ بہت سے ملکوں بالخصوص مسلمان ممالک میں تنازعات میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جسے ذرہ بھر بھی حالاتِ حاضرہ میں دلچسپی ہے وہ شاید مسلمانوں اور مساجد کے بارہ میں منفی تاثر ہی رکھتا ہو اور انہیں خوف وخدشہ کی نظر سے دیکھتا ہو۔ تقریباً ہر خبرنامہ میں قتل و غارت اور تشدد کی رپورٹیں آرہی ہوتی ہیں کہ حکومتیں مقامی باغیوں سے لڑ رہی ہیں اور خانہ جنگی کی شکل میں گھناؤنے ظلم ڈھائے جا رہے ہیں جن کے ذریعہ ہزاروں معصوم لوگ نشانہ بن رہے ہیں اور قتل ہو رہے ہیں۔ یہ درندگی نہایت لرزہ انگیز اور انسانیت کے لئے شرم کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم دیکھ رہے ہیں کہ چھوٹے موٹے اسلحہ کی بجائے نہایت خوفناک اور دہشتناک میزائل اور بھاری بم چلائے جا رہے ہیں اور فضائی حملے معمول بن چکے ہیں۔ شہر اور قصبے ملیامیٹ ہو رہے ہیں۔ گلیوں میں خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ اَن گنت لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور اپنے عزیزوں کو کھو چکے ہیں۔ میڈیا ساری دنیا میں ان مظالم کے حوالہ سے مسلسل خبریں نشر کر رہا ہے۔ اس لئے یہ کوئی حیرانی والی بات نہیں ہے کہ بعض غیر مسلموں کے اندر خوف اور خدشات پیدا ہو چکے ہیں۔ بعض ملکوں میں تو یہ خدشات بڑھ رہے ہیں اور مسلمانوں سے نفرت اور تعصب میں اضافہ نظر آنا شروع ہو گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ان باتوں کی روشنی میں آپ کا ایک مسجد کی افتتاحی تقریب جو کہ خالصتاً اسلامی تقریب ہے میں شرکت کرنا آپ کی جرأت کی اعلیٰ مثال ہے۔ یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ آپ کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہوتا جو اس غلط فہمی کا شکار ہو گئے ہیں کہ اسلام انتہاپسندی یا شدت پسندی کا مذہب ہے۔ بلکہ آپ کو اس بات کی سمجھ بوجھ ہے کہ مسلمان ممالک میں امن کے فقدان اور فساد کا اسلامی تعلیمات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مسلمان ممالک میں امن کا فقدان اور فساد کسی بھی طرح اسلامی تعلیمات کے ساتھ منسلک نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو اس بات کا احساس ہے کہ یہ فسادات دراصل مقامی حکومتوں اور باغی گروہوں کی ایک دوسرے پر غلبہ پانے کی احمقانہ روش اور ذاتی مفادات کو ہر چیز پر ترجیح دینے کے نتیجہ میں ہو رہے ہیں۔ اس کے برعکس آپ کو احمدی مسلمانوں سے مل کر پتہ چل گیا ہوگا کہ ہمارے عقائد اور اعمال تو مسلم دنیا میں ہونے والے ظلم اور ناانصافی سے کلیۃً منافی ہیں۔ دنیا کے کسی بھی قصبہ، شہر اور ملک میں رہنے والا ہر احمدی ہر قسم کی انتہاپسندی کی مذمت کرتا ہے اور چند مسلمان ملکوں میں ہونے والے فساد اور کشت وخون پر شدید غم اور دُکھ محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح جب ہم خودکش اور دیگر سفاکانہ حملے دیکھتے ہیں جو کہ نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ اب مغربی ممالک میں بڑھ رہے ہیں تو ہمیں شدید دکھ ہوتا ہے۔ ہم تہہ دل سے اس ظلم و بربریت کی مذمت کرتے ہیں اور اسے مکمل طور پر اسلامی تعلیمات کے برعکس سمجھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ممکن ہے کہ آپ میں سے بعض جو یہاں موجود ہیں یا بعض مقامی لوگوں کو اس مسجد کے کھلنے پر تحفظات ہوں باوجود اس کے کہ احمدی مسلمان فطرتی طور پر امن پسند اور روادار ہیں۔ دنیا کے موجودہ حالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان کے یہ تحفظات کچھ حد تک جائز ہیں اس لئے میں ایک مرتبہ پھر کہتا ہوں کہ آپ کا اس تقریب میں شامل ہونا آپ کی بے انتہا بہادری اور وسعت قلبی کی علامت ہے۔ آپ کے اس نیک اور قابلِ تعریف عمل پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میرے شکر کے یہ جذبات محض رسمی یا دکھاوا نہیں ہیں بلکہ یہ جذبات خالص اور میرے مذہب اور عقیدہ کے عین مطابق ہیں۔ کیونکہ بانی اسلام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے ساتھی کا شکر گزار نہیں ہوتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں بن سکتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پیغمبر اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ دوسروں کا شکر گزار بننا وصلِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا یہ شکر گزاری دراصل ایک حقیقی مسلمان کے لئے نہایت اہم اصول ہے اور اسلام کی کامل اور پرامن تعلیمات کی خوبصورت مثال ہے۔ مزید یہ کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ مسلمانوں کو صرف مسلمانوں کا ہی شکر ادا کرنا چاہئے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو ہر ایک کا شکریہ ادا کرنا چاہئے خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا عقیدہ سے ہو۔ پس جہاں میرے یہ شکر کے جذبات دل کی گہرائیوں سے ہیں وہیں یہ میرا مذہبی فریضہ بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ان چند تعارفی کلمات کے ساتھ میں آپ کے سامنے مساجد اور ان کے مقاصد کے حوالہ سے بات کروں گا۔ اسلامی عبادتگاہ کے لئے عربی لفظ مسجد استعمال ہوتا ہے جس کے لفظی معانی ایک ایسی جگہ کے ہیں جہاں لوگ مکمل انکساری اور اطاعت کا مظاہرہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت کے لئے جمع ہوں۔ اگر کوئی شخص اس کسرِ نفسی کے ساتھ مسجد میں داخل ہو جبکہ وہ اپنے آپ کو ایک انتہائی معمولی خیال کر رہا ہو تو وہ کبھی نہیں چاہے گا کہ دوسروں کو نقصان پہنچائے یا کسی دشمنی یا فساد کی وجہ بنے۔ ایک مسلمان جو اپنی نمازیں انکساری کے ساتھ ادا کرتا ہو وہ ایک رحم دل، شفیق اور دوسروں کا خیال رکھنے والا ہوگا اور غیر اخلاقی وغیر قانونی سرگرمیوں اور ہر قسم کی بدی سے پرہیز کرنے والا ہوگا۔ اس لئے مساجد فتنہ وفساد کو پھیلانے کی بجائے لوگوں کو اپنے خالقِ حقیقی کی عبادت کے لئے عاجزی کے ساتھ اکٹھا کرنے کا ذریعہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم کی سورۃ المائدہ کی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ایک قوم کی (تمہارے ساتھ یہ) عداوت کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم زیادتی کرو۔ اور تم نیکی اور تقویٰ (کے کاموں) میں باہم (ایک دوسرے کی) مدد کرو اور گناہ اور زیادتی (کی باتوں) میں (ایک دوسرے کی) مدد نہ کیا کرو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ کی سزا یقیناً سخت (ہوتی) ہے۔

یہ آیت بتاتی ہے کہ ہمیشہ امن کے ساتھ رہنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان ابتدائی مسلمانوں کو، جن پر نہایت سفاکانہ ظلم ہوئے، بے انصافی کا مرتکب ہونے اور ظالم لوگوں کے خلاف ایک حد سے زیادہ تجاوز کرنے سے منع فرمایا ہے باوجود اس کے کہ ان ظالموں نے مسلمانوں کو خانہ کعبہ جو کہ اسلام کی سب سے زیادہ مقدس جگہ ہے میں داخل ہونے سے روکا تھا۔ لہٰذا قرآن کریم نے مسلمانوں کے لئے ایک فقید المثال انصاف، رواداری اور برداشت کا معیار قائم کر دیا جس کے مطابق ان کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ بھی تقویٰ، رحم اور نیک نیتی سے کام لیں جنہوں نے مسلمانوں کی مذہبی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ کشیدہ ترین حالات میں بھی بدلہ یا انتقام کی بجائے شرافت اور ہر ممکن اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کریں۔ اس لئے یہ واضح ہو کہ حقیقی مساجد سے خائف ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ کوئی نفرت یا انتقام لینے کی جگہ نہیں بلکہ یہ مساجد تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی غرض سے امن، ہم آہنگی اور اتحاد کی آماجگاہ کے طور پر تعمیر کی جاتی ہیں۔

قرآن کریم سورۃ النساء کی آیت میں اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ: اور تم اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ (بہت) احسان (کرو) اور (نیز) رشتہ دار ہمسایوں اور بے تعلق ہمسایوں اور پہلو (میں بیٹھنے) والے لوگوں اور مسافروں اور جن کے تم مالک ہو (ان کے ساتھ بھی)۔ اور جو متکبر اور اترانے والے ہوں انہیں اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ تمام لوگوں کے ساتھ ہر موقع پر بہترین اخلاق اور اعلیٰ اقدار کا مظاہرہ کریں۔ یہ آیت مسلمانوں سے تقاضا کرتی ہے وہ رنگ ونسل اور ذات پات سے بالا ہو کر پیار محبت سے انسانیت کی خدمت کریں اور اس کا دائرہ کار قریبی عزیزوں جس میں ان کے والدین، رشتہ دار اور دوست احباب آتے ہیں سے شروع ہو کر غریب، ضرورتمند، یتامیٰ اور معاشرے کے دیگر محروم لوگوں تک جا پہنچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح مسلمانوں کو اپنے ہمسایوں سے پیار کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کا احترام کرنے کی تعلیم دی گئی ہے اور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہمسائیگی کا دائرہ کار بھی نہایت وسیع ہے۔ ہمسایوں میں صرف وہ لوگ شمار نہیں ہوتے جو آپ کے قریب رہتے ہوں بلکہ بہت سے لوگ

یعنی آپ کے ساتھ کام کرنے والے اور آپ کے ساتھ سفر کرنے والے بھی ہمسائے ہی کہلاتے ہیں۔ پس اسلام میں محبت کا دائرہ لامتناہی ہے۔ اس لئے ایک حقیقی مسلمان کیونکر دوسروں نقصان پہنچانے یا معاشرہ میں بدامنی پھیلانے کی وجہ بن سکتا ہے؟ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان ہرگز تکبر اور غرور کا شکار نہ بنیں بلکہ ہمیشہ عاجزی اور انکساری اختیار کریں۔

حضور انور ایدہ **اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز** نے فرمایا: یہ اسلام کا طریق ہے اور یہ حقیقی مسلمان کا طریق ہے۔ جس کا مغز یہی ہے کہ اسلام ہر مسلمان سے تمام بنی نوع انسان کے لئے محبت اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنے کا تقاضہ کرتا ہے۔ اسلام مسلمان پر فرض قرار دیتا ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ خوشیاں بانٹے اور دوسروں کی تکلیف اور دکھ کو اپنی تکلیف اور دکھ سمجھے۔ مختصر یہ کہ ایک حقیقی مسلمان ایسا شخص ہے جو رحمدل اور غمخوار ہے اور ایک حقیقی مسجد ایسی جگہ ہے جو تمام انسانیت کے لئے امن اور تحفظ کا گہوارہ ہے۔ پس ان نیک اور کامل تعلیمات کی روشنی میں کیسے ممکن ہے کہ ایک مسجد کو خطرہ یا خوف کی جگہ سمجھا جائے؟ یقیناً جب بھی اور جہاں بھی احمدی مسلمان مساجد تعمیر کرتے ہیں ان کے دو ہی مقاصد ہوتے ہیں۔ ایک تو اللہ تعالیٰ کے حقوق کی دائیگی کی جائے اور دوسرا انسانیت کے حقوق کی ادائیگی کی جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہماری مساجد اس مقصد کو لے کر تعمیر کی جاتی ہیں کہ لوگوں کو متحد کیا جائے، ہمسایوں اور مقامی لوگوں کی خدمت کی جائے۔ ہماری مسجدیں وہ روشن مشعلیں ہیں جن سے امن، محبت اور انسانیت کی کرنیں پھوٹتی ہیں۔ جہاں کہیں بھی ہم نے مساجد تعمیر کی ہیں یا جماعتیں قائم کی ہیں وہاں ہم نے مقامی لوگوں کی تکالیف دور کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حقوق کی ادائیگی کو بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ وابستہ کر رکھا ہے۔ ہمارا دین ہمیں تعلیم دیتا ہے کہ اگر ہم اپنے گردوپیش بسنے والوں کے ساتھ پیار، محبت ہمدردی کرنے میں ناکام ہوتے ہیں تو ہماری عبادتیں اور دعائیں بے معنی ہیں۔ چنانچہ اس تعلیم کی روشنی میں ہم معاشرہ کے کمزور اور غریب افراد کو بہترین مستقبل مہیا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طو پر افریقہ اور دنیا کے بعض دوسرے حصوں میں جماعت احمدیہ مسلسل مقامی لوگوں کی خدمت کر رہی ہے اور مذہب، عقیدہ اور رنگ ونسل سے بالا ہوکر ان کی ضروریات پوری کر رہی ہے۔ ہم دنیا کے پسماندہ ترین علاقوں میں ہسپتال اور سکول تعمیر کرکے انہیں طبی سہولیات اور تعلیم مہیا کر رہے ہیں۔ ہم ان لوگوں کو صاف پینے کا پانی بھی مہیا کر رہے ہیں۔ یہاں مغربی ملکوں میں پانی کی اصل قدر کرنا بہت مشکل ہے کیونکہ ہمارے نلوں اور ٹوٹیوں سے مسلسل پانی بہتا رہتا ہے۔ جب آپ افریقہ کے دوردراز علاقوں میں جائیں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ کس طرح پانی بھرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے بچے سخت گرمی میں اپنے سروں پر رکھے کئی کئی میل پیدل سفر کرتے ہیں تو تب آپ کو اندازا ہوتا ہے کہ پانی دراصل کس قدر بیش قیمت نعمت ہے۔ اور وہ پانی جس کے لئے یہ بچے اپنی جان جوکھوں میں ڈالتے ہیں شاذ ہی صاف ہوتا ہے بلکہ عموماً ایسا پانی آلودہ اور بیماریوں کا موجب ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ **اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز** نے فرمایا:
پس ہم ان لوگوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے وہاں پانی کے کنویں اور نلکے لگاتے ہیں جو ان کی دہلیز پر انہیں پینے کا صاف پانی مہیا کرتے ہیں۔ یہ محروم لوگ جب پہلی مرتبہ پینے کا صاف پانی دیکھتے ہیں تو ان کے چہروں پر آنے والی خوشی ناقابل بیان ہوتی ہے۔ یہ بچے اپنے سروں پر مٹی کے برتن رکھ کر گھنٹوں چلنے کی بجائے اُن سکولوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جو ہماری جماعت تعمیر کرتی ہے۔ ہم انہیں ان کے غربت کے طوق سے نجات دلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور انہیں اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ یہ بچے بڑے ہوکر نہ صرف اپنے خاندانوں بلکہ اپنی قوم کی بھی خدمت کرسکیں۔ ہم احمدی مسلمان اپنے ہمسایوں اور حاجتمندوں کی خدمت کر کے راحت اور سرور حاصل کرتے ہیں کیونکہ اس طرح ہم اپنے مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے کے قابل بنتے ہیں۔ ہم ان محرومی کا شکار لوگوں کے کندھوں سے مایوسی کا بوجھ اتار کر اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے ہیں۔ یہی حقیقی اسلام ہے جس میں مسلمان اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے علاوہ یکسوئی سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ **اللہ تعالیٰ** بنصرہ **العزیز** نے فرمایا:
اس محدود وقت میں میں آپ لوگوں کو مختصراً اسلام کی حقیقی تعلیمات سے متعارف کروا سکا ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ میرے ان الفاظ کو سن کر آپ کی ڈھارس بندھی ہوگی۔ اگر کسی کے ذہن میں پہلے کوئی تحفظات تھے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اب دور ہو چکے ہوں گے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ انشاءاللہ آپ لوگ خود دیکھیں گے کہ یہ مسجد صرف احمدیوں کی عبادتگاہ نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے امن کا مرکز ہے۔ آپ خود اس بات کا مشاہدہ کریں گے کہ اس علاقہ میں رہنے والے احمدی مسلمان پہلے سے زیادہ اپنے ہمسایوں اور معاشرہ کی خدمت کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میری دعا ہے کہ ہمارے ہمسائے اور معاشرے کے تمام افراد خود مشاہدہ کریں گے کہ یہاں کے مقامی احمدی دوسروں کو فائدہ پہنچانے، ان کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں گے۔ اور میری دعا ہے کہ ہم کبھی کسی کو تکلیف یا دکھ دینے والے نہ ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہاں کے مقامی احمدی اس پر عمل کریں گے اور بے غرض ہوکر کشادہ دلوں کے ساتھ انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا آج اس پروگرام میں شامل ہونے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب فضل فرمائے۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔